بائبل کے مطالعے سے قبل بسم اللہ کا پڑھنا

س: بائبل کا مطالعہ کرنے اور مذہبی معلومات حاصل کرنے کے لیے بائبل کے کسی حصے کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے ایک مسلمان کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ اگر پڑھنا جائز ہے تو کیا دل میں پڑھیں یا زبان سے؟

ج: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر جائز کام سے پہلے، جو حقیر نہ ہو، پڑھنے کی ہدایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر ذی شان کام جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے، بے برکت ہو جاتا ہے۔ اس کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور وہ جذام کی بیماری لیے ہوتا ہے۔

موجودہ بائبل محرف ہے۔ اس میں کچھ باتیں اصل کتاب میں سے باقی ہیں۔ اس لیے ان کے مطالعے کی نیت سے بسم اللہ زبان اور دل دونوں سے پڑھنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ بائبل کی وہ باتیں جو قرآن پاک کے مطابق ہوں گی انھیں اصل کتاب سے سمجھا جائے گا اور جو اس کے خلاف ہوں گی وہ یہودی اور عیسائی علما کی طرف سے اضافے ہیں۔ واللہ اعلم (ع - م)

خانقاہ کی شرعی حیثیت

س: ترجمان القرآن (مئی ۹۸) میں رسائل و مسائل کے تحت "خانقاہ کو مرکز ہدایت بنایئے" پڑھ کر چند اشکال پیدا ہوئے۔ کیا خانقاہ کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟ خانقاہ کے نظام کو تقویت دینا کیا قبر پرستی کی قبیح رسم کو تقویت دینا نہیں ہے؟ کیا عرس منانے کی اجازت دینے سے عرس کے موقع پر ہونے والی خرافات بالخصوص عورتوں کی شرکت جیسے مسائل کو جواز نہ مل جائے گا؟ جواب واضح نہیں ہے۔ وضاحت فرما دیں۔

ج: خوشی ہوئی کہ آپ تحریر کا تنقیدی نقطہ نظر سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جذبے میں برکت پیدا فرمائے۔ جہاں تک خانقاہی نظام کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ تربیت کے لیے انتظامی تدابیر اپنے اپنے حالات اور ادوار کے لحاظ سے کرنا جائز ہے۔ بدعت کا تعلق انتظامی طریقوں سے نہیں ہوگا۔ مثلاً جماعت اسلامی ایک تنظیم ہے۔ اس کا ایک تربیتی پروگرام ہے یعنی ہفتہ وار اجتماعات، ماہانہ اجتماع، مطالعہ لٹریچر وغیرہ۔ تبلیغی جماعت کا بھی ایک طریق کار ہے۔ اسی طرح علما کا تعلیمی سلسلہ ہے اور صوفیا کا اصلاح نفس کے لیے لائحہ عمل ہے۔ ان تمام طریقوں کے ذریعے، اگر کوئی شخص کتاب و سنت کے خلاف کوئی بات نہیں بتلاتا تو بدعات کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ طریقے جائز ہوں گے۔ اس لیے کہ مقصد ان سب کا اصلاح نفس اور تعلیم و تربیت ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہر ایسی تدبیر جائز ہے جو ممنوع نہ ہو اور اسے صرف

انتظامی حیثیت حاصل ہو، عبادت کا درجہ نہ دیا جائے۔ آپ نے اگر جواب زیادہ غور سے پڑھا ہوتا تو آپ کو اشکال پیش نہ آتا۔ جواب میں ایسی تمام چیزوں سے جو خلاف شرع ہیں، اجتناب کی ہدایت تھی۔ قبروں کو پختہ بنانا، ان پر کتبے تعمیر کرنا اور مروجہ عرسوں کو جواب میں جائز نہیں قرار دیا گیا بلکہ ان سارے کاموں کو شریعت کے مطابق چلانے کی تلقین کی گئی ہے۔ حتیٰ کہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ جماعت اسلامی کے کاموں کے لیے جماعت اسلامی کے طریقے کے مطابق ان کاموں کو کیا جائے نیز یہ بھی کہ والد صاحب کے تمام مریدوں کو درس قرآن و حدیث، سیرت النبیؐ اور سیرت صحابہؓ و تابعینؒ سے وابستہ کیا جائے۔ جواب پہلے بھی واضح تھا۔ امید ہے اب آپ پر بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔ (ع - م)

بانڈز، قرعہ اندازی کی شرعی حیثیت

س: اگر انعامی بانڈ کی قرعہ اندازی میں انعام مل جائے تو اس کے جائز مصارف کیا ہیں، یعنی وہ رقم کہاں خرچ کی جائے؟ اگر رشتے دار و اقارب میں تقسیم کر دیا جائے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟ کیا اس رقم سے کاروبار کیا جا سکتا ہے؟ اگر کاروبار کرنے والے مقروض ہوں تو اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے؟ اگر کاروبار میں لگا کر آہستہ آہستہ وہ رقم نکال لی جائے تو کاروبار جائز ہے یا نہیں؟

ج: انعامی بانڈز میں دراصل سود کی وہ رقم جو الگ الگ تقسیم کی جاتی ہے، اکٹھی کر کے ایک یا دو یا چند آدمیوں کو دے دی جاتی ہے۔ یہ دراصل سودی رقم ہے۔ سودی رقم کو خود نہیں استعمال کرنا چاہیے بلکہ اپنے اعزہ و اقارب میں یا جو علاقے کے مستحق ہیں ان کو دے دینی چاہیے، صدقے کی نیت سے نہیں بلکہ مصرف میں خرچ کرنے کی نیت سے۔ اس رقم سے کاروبار بھی نہیں کرنا چاہیے۔ کاروبار حلال و جائز مال سے کیا جائے۔ انعامی بانڈز کے ذریعے لوگوں کے اندر جوے کی بیماری بھی پیدا کی جاتی ہے۔ انعام کے بہانے سودی رقم بھی کھلائی جاتی ہے اور انعام کے لالچ میں بے شمار لوگوں سے رقم بھی جمع کی جاتی ہے۔ (ع - م)